

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مُحَمَّدٌ وَّالصَّلَوةُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بُشْرِيَّاً مُحَمَّدَشْ؟

سلسلہ احمدیہ کے مصنفین

پیدائختی مصطفیٰ کے
کے فزدیک
بائی سلسیلہ کا کیا مقام تھا

برا در ان سلسلہ، الاسلام علیکم ورحمة الله وبرکاتہ، آج اس بحث کو پڑھئے ہوئے پہنچ سال قریب ہو گئے کہ جناب مسیاں محبو و احر صاحب جو دعویٰ بنت کا حضرت مسیح موعودؑ کی طرف منسوب کئے ہیں وہیں ہے یا نہیں یہیں نہ آپ ملکوں کو پھوٹ پھوٹے ٹلکیوں کے ذریعہ سے بھی تو تجدیلی اور ایک کتاب مبسوط النبیۃ فی اسلام اس بارہ میں لکھا رکھی اپنے خیالات کا انعام کیا کہمی آپ کو اس تجدیلی کے آگر آپ کا دعویٰ بنت کا ہوتا تو پھر وہ غائبین سلسلہ بنتوں نے اسی وجہ سے آپ پر کفر کا فتویٰ لکھا یا تھا۔ کہ آپ بنت کا دعویٰ کرتے ہیں سچے قرار پائیں گے اور نامور لغو ذمۃ اللہ جھوٹا۔ حالانکہ وہ آخر عزیز کفرین کویی الزادم دیتا رہا کہ تم دعویٰ بنت کی وجہ سے مجھ پر کفر کا فتویٰ دیتے ہو حالانکہ مریزو کو بنت کا نہیں تم خدا کے حضور کیا جواب دو گے کبھی یوں سمجھایا کہ مسیاں صاحب کا یہ ذہب بے شاعر ملک حضرت مسیح موعود اپنے دعوے کو نہ بھئے تھے۔ اس لئے بنت کے اخراج کرتے رہے اور مدعا بنت کے دائرہ اسلام سے خلیج تباہے رہے 1901ء میں دعویٰ سمجھا آیا تو عقیدہ تبدیل کر دیا۔ آپ کوئی ثابت کرنے کی بجائے بخوبی باشد عذی ثابت کرتا ہے۔ اجتنادی علمی اور چیز ہے مگر اپنے دعویٰ کو نہ بھئنا کوئی حیثیت ہی

باقی نہیں رہنے دیتا۔ اور خود حضرت صاحب لکھتے ہیں کہ بنی کو دعویٰ قریبے دکھایا جاتا ہے، پھر اس پڑھیت یہ کہ مخالف توجہ جائیں اور شکنخ کر دیں کہ کوئی شخص اپنے آپ کو محدث کہنا ہے مگر اس کا دعویٰ نبوت کہا ہے اور مامورہ نہ کہھے اور اس بات پر خدا کی قسم احتمال ہے کہ میرا دعویٰ نبوت کا نہیں اور بار بار یہ کہہ کہ فلسفی سے مراد میرے الہام میں محدث ہے اور خدا کے حکم سے میرا دعویٰ نبوت کا نہیں محدث ہے پھر یوں بھی مطالیہ کیا کہ اس ساری جماعت میں سچے جس کو آپ لاکھوں کی تعداد میں مانتے ہیں ایک سو آدمی کی پیشادوت ہے کاٹش کرو کہ فی الواقع سن ۱۹۷۴ء سے پہلے تو ہم حضرت مزرا صاحب کو غیر بنی اور محدث ہی سمجھتے تھے۔ مگر ۱۹۷۶ء میں ایک علمی کا ازالہ نکلنے پر ہم کو صحیح آگیا تھا کہ حضرت صاحب کو اپنے دعویٰ میں غلطی لگی برہی۔ وہ فی الواقع بنی تھے مگر غلطی سے اپنے آپ کو محدث کہتے رہے اور انہوں نے آپ اپنی سابقہ غلطی کا اعلان کر دیا ہے اور انکار نبوت والی تحریر میں اب منسوخ ہیں یہ بھی کھوں کرتا یا ایضاً حقیقتِ الحق یعنی حضرت صاحب بنی نکھا ہے صمیت بنیا من اللہ علی طریق الحجارت اعلیٰ وجہه المحقیقة۔ کہ میرا نام خدا کی طرف سے جو بنی رکھا گیا تو وہ مجازی طور پر ہے دلیل حقیقت کی رو سے۔ اور اس کے ساتھ ہی حضرت صاحب کی تباہ سے دکھادیا کہ آپ فرماتے ہیں کہ مجازی طور پر محدث ہی بنی کہلا تاہے۔ اور اس کے خلاف کہیں اور کبھی نہیں لکھا۔ پھر یہ بھی دکھادیا کہ حضرت صاحب آخری تحریروں میں بھی الوصیۃ میں حقیقت اور یہ میں صاف لکھتے ہیں کہیں صرف بنی نہیں کھلا سکتی۔ اور امتی بنی کے متنه خود اداہ اور امام میں محدث صاف الفاظ میں لکھتے ہیں۔ اور اس کے خلاف کہیں نہیں لکھا۔ پھر یوں بھی آپ پر امام حجت کیا کہ سن ۱۹۷۴ء کے بعد کی تحریر میں اس کے ساتھ مذکور شرعاً کی سرنجی کے نیچے ضمانت کھد دیا ہے کہ اس امت میں امداد تملک لے کا اپنے اولیا کے ساتھ کلام ہوتا ہے اور وہ اپنیا کے رنگ میں زینیں کئے جاتے ہیں مگر دلیل حقیقت بنی نہیں ہوتے اور اس کی وجہ ساتھ ہی یہ فرمائی ہو کہ قرآن کریم نے حاجت شریعت کو کمال تک پہنچا دیا۔ اور یوں صاف بتا دیا کہ شریعت کے کمال ہوئے کی وجہ سے کوئی شخص بنی نہیں ہو سکتا اپس کسی کوئی بنانے کے متنه صاف یہ ہو کہ شریعت ہاصل ہے۔ اور قرآن کو ناقص قرار دیتا ایمان سے خارج کر دیتا ہے۔ پھر یہ بھی بتا دیا کہ آخری کیم صلجم کے لفاظ کی عرب کزاہ را کیسے مون کا پہلا فرض ہے جب آپ سات سے زیادہ اعلیٰ پایہ کی صحیح احادیث

ثابت ہیں جبکہ اپنے مختلف پیراویں میں ختم بہوت کے معنی بھی کئے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی بھی نہیں
 ہو سکتا تو اس کے خلاف ہمیں کافی ناکوشاک لپکے بعد بھی ہوں گے مسلمان کا کام نہیں ہونا چاہتے ۔
 غرض جس جس پیرا یہ میں مکن تھا اس بات کو آپ کے سامنے میش کیا اور اگر اس کو شش کا
 کوئی بھی تیجہ نہ ملتا تو دعوتناقی لیلہ و نهاداً فلم بیزد هم دعائی الا فدا راً کو مد نظر کھاتا ہوا
 میں پھر بھی ان دلائل کو آپ کے سامنے دوہر اتارتا ہمگر خدا کے فضل سے یہ کوشش راجح نہیں گئی ۔
 بلکہ بہت سے لوگوں کے لئے یہ تحریریں راہ صواب کو اختیار کرنے کا موجب ہوئیں ذاللئی فضل اللہ
 یا یہ طرف اگر مسلمان کا سببے ڈازنڈہ عالم اور یہ سببے بزرگ اور تعالیٰ عزت انسان جس کو خود
 حضرت مسیح موعود نے اپنا ایک باذوق راوی مسلمان کی تائید میں چالیں کتابوں کا مصنف جس کا
 حضرت صاحبؑ کے ساتھ تو اروہنا خوسیاں صاحب کو مسلم ہے یعنی حضرت مولانا سید محمد حسن صاحبؑ
 امر وہی سیاں صاحبؑ کے غلوسے بیزار ہو کر ہمارے ساتھ شامل ہوتے ہیں اور کوئی آپ کے اس فعل کی
 جو چشم حق میں کئے ایک عظیم ارشان نشان تھا۔ ایک قتید تحریر کی جاتی ہے کہ فتوحہ بالله
 مولا نام صوفی کے حواس میں اختلال آگیا ہے ۔ اور کوئی خیال کی تردید کے لئے آپ کی وہ
 وس پندرہ عالمانہ تحریریں کافی تھیں جو ان ایام میں آپ لکھ کر ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اس
 صحبوث کا ازالہ خود اپنی لوگوں سے کرایا جنہوں نے اس کو شہرت وی تھی اور آج مولانا کی خدمت
 میں ایک نہیں دو و فیکھیے جاتے ہیں ۔ اور وہ سب سے وفی میں قادیانی کے چوئی کے آدمی ہو لوئی
 سرور شاہ صاحب ہرلوئی شیر علی صاحبؑ۔ ماسٹر محمد الدین صاحبؑ شیخ یعقوب علی صاحب ہیں کہ خدا
 کے لئے قادیانی تشریف لائیے مجبوط الحواس سے ایسی دخوبت کرنا خیوط الحواس کا کام ہی چوکتا
 ہو ہیں اللہ تعالیٰ نے یوں خود میاں صاحب اور پرستگان قادیانی کے نہنہ سے یہ اقرار کر دیا کہ وہ
 لوگ جھوٹ لختے جو حضرت مولانا مصطفیٰ کے متعلق یہ یا اور ایسی ناپاک یا قیاس پھیلاتے تھے ۔
 تو ہمیں فا اگر اللہ تعالیٰ نے مسلمان کے سببے پڑھے رکن کو جس کا وجود ایک قوم کے برابری نہیں
 پڑھ کرے ۔ ہمارے ساتھ شامل کر کے ہماری تصدیق پر نہ لگا دی وہ وہی طرف کا بال کی قریباً ساری
 جماعت کو ایک مرے سے اور مالا بار کی قریباً ساری جماعت کو دروچار سوکے قریب نغمہ شترنہجہر
 سترے انہی نغمے میں ہمارے ساتھ شامل کر کے حق کے لئے ایک اور شہادت قائم کر دیتی ناگزال خر

نقصہ امن لطل فھا۔ کانتارہ دکھا کر تباویا کو سمجھ اول کے حق میں غلوکامیاں ہو گیا تھا مگر سمجھ
ٹانی کے حق میں چونگواں کے پیروں والے شرمن کیا ہے۔ چونکہ اس سے دین اسلام میں ایک عظیم اتنا
تغیرت واقع ہوتا ہے۔ اور ایش تعالیٰ چاہتا ہے کہ مسلمانوں کو ایک امرے اس لئے یہ غلوکامیاں نہیں
ہو گا۔ کاش جاعت اس مختفانہ روح سے کام بنتی چو حضرت سید مولود نے ان کے اندر پیدا کی تھی
تو ان خیالات کا شروع میں یہ قلم قلم ہو جاتا۔ اوبی بیان صاحبؑ ساخت پھی ہمسدی ہوتی کہ جس
غلطی میں وہ پڑ گئے ہیں اس کو ظاہر کر کے ان کو اس سے باہر نکلا جاتا۔ اب بھی اہل بصیرت کیلئے
کیسا نشان ہے کہ جن کو دو چار آدمی یکدی تباہی کی پیگی بیان کی جاتی تھیں۔ خود بیان صاحبؑ کی
جماعت نیں سے جاعتوں کی جاعتوں نہیں بلکہ کران کے ساختہ لمحیٰ جاتی ہیں۔ اور گوہ وہ قادوں میں تھوڑے
ہوں مگر خدا کا مفضل ان کو کثرت پر فخر کرنے والوں سے برداشت کر خدمت دین کی توفیق دے رہا ہو
اللگھے دن بیان صاحبؑ ایک مردیتے تادیاں کے نیٹھ للاکھ کے بجٹ پر فخر کیا تو ہمارے کسی دوست
نے اس کو کہا کہ کثرت اموال تو فخر کا موجب نہیں لیکن اگر دیڑھ للاکھ کے بجٹ پر آپ کو فخر ہے تو ہبہ
خدا کے ضعنی سے دولاکھ کا بجٹ ہے۔ مگر تجھی ہی ہے کہ ماں اور حجتؑ کی کثرت پر فخر کرنا اہل حق کا شیوه
نہیں۔ ماں ہماری تباہی کا انتظار کرنے والوں کے والوں میں ان باوقوں کو دیکھ کر کیا خیالات
سو جزوں ہوتے ہوں گے وہ خود ہی جانستے ہیں ۴

بھلے لقین ہے کہ جوں جوں یہ سحر کرم ہوتا جائے تھا کہ یہ لوگ باغی ہیں ان کی تحریزیں مت
پڑھوں اس سے مانوں ہیں ان کی ایک گھری کی صحبت بت سالہ نیکیوں کو ضمانت کر دیتی ہے یہ دو
نصاریٰ سے ملنا جائز ہے مگر ان سے ملنا جائز نہیں توں توں بیان صاحبؑ کی جاعت پر حق
کھاتا چلا جائے کہا ہمارا کام صرف امر حق کو پیش کر دینا ہے۔ اب میں ایک اور ذریعہ سے میان ہتا
کے غلوکے متعلق ان کے مریین پر اتمام محبت کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جس خیال کو میان ہتا
نے تزویج دی ہو وہ ان لوگوں میں سے کبھی کسی کے سرہ نہیں آیا جو جاعت میں تصنیف کا کام
کر رہتے۔ اور مخالفین کے جواب میتھے۔ جب کبھی ان لوگوں مخالفین کے اقتراضاً تھات کا جاؤ
دنیا پڑایا وضاحت سے اپنا عقیدہ بیان کرنا پڑا تو انہوں نے ہمیشہ صاف صاف اس بات
کا اعتراف کیا۔ کہ گو حضرت صاحبؑ کی تحریزیں یا الہامات میں لفظیٰ استعمال ہوا ہے مگر وہ اس کے

منوی یا مجازی صحنی ہیں یعنی حدیث اور جزوی بہوت یا بہت ناقصہ کہنے والی میں یہ لفظ حضرت عطا پرستحال ہوا ہے جس صحنی میں دیگر اور یہ امث بجود ہو سکتا ہے اور اس سے راد فی الواقع صطلح شرعی میں بہوت نہیں۔ ملوكی بنیاد اول اول اگر کھی تو جان تک مری علم ہے بیان فہرست کے نزدیک اور دوسری سے میاں صاحب کے خیالات پختہ ہوئے۔ دوسرے تصنیفین سلسلہ نے اس کے بعد بھی اپنے خیالات کو بتا لیا نہیں کیا بیان ہمکار کو حقیقتہ البہوت نے اس علمی کا سہرا میاں صاحب کے سر پر پانچ حاکم حضرت صاحب ۱۹۰۷ء تک اپنے دعویٰ کو نہ سمجھتے اس لئے انہا بہوت کرتے تھے اور ۱۹۰۸ء سے پہلے کے انہا بہوت کے حوالے مندرجہ ہیں۔ اور یہ وہ بات ہے کہ جو میاں صاحب کے اس بیان کے شائع کرنے سے پہلے کسی احمدی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی +

یکم ادھر میاں صاحب کے منہ سے یہ آزاد ملکی ادھر ان کی جا عستی اور اتمال سے کام نہیں پر بدیک کہا۔ اگر ان لوگوں کی جن کو حضرت مسیح موعود اور آپ کے بعد حضرت مولا ناصولی فور الہی صاحب مرعم کی زندگی میں اڑا مات کار و کارنا پڑتا تھا۔ شہادت کوئی وقت رکھتی ہے۔ تو قریباً ایسے تمام لوگوں کی متفقہ شہادت ہے۔ لفظ بنی کاستھا عوادہ حضرت صاحب کی تحریر میں ہو یا جا عستی کسی بزرگ کی تحریر میں یعنی حدیث یا جزوی فہرست ہو ہے +

خالقین کا جواب تصنیف کے نگہ میں دینے والوں میں سب سے اوپر حضرت مولوی سید محمد حسن صاحب کا مرتبہ ہے۔ حضرت مولوی فور الہی میاں صاحب مرعم کی تقدیماً نیف عاملہ بزرگ کی ہیں۔ اس لئے یہیں ان کا ذکر نہیں کرتا۔ گوان کا عمل اور ان کے فتوحے جن کی وجہ سے جناب میاں صاحب کو بھی خود کو معطلہ میں کسی دوسرے کے پیچے نہ پڑ سفی پڑی۔ یا حضرت مولانا کی تختی کا جقاویاں میں فوت ہوئی تھیں اور احمدی تحقیقین جزاہ پڑھنا پڑتا۔ ان کے خیالات کو خلاہ کرنے کے لئے کافی ہے۔ مگر تصنیف کے نگہ میں سید صاحب کو تام جا عست پر فوقيت ہے اور آپ کی حکروں میں جو خالقین سلسلہ کے جواب میں ۱۹۰۸ء سے شروع ہو کر آج تک بار بھاری ہیں۔ ایکسری مذہب آپ کا ہا یا جاتا ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف بہوت جزوی یا محدث کو تکیم کر سکتے ہیں۔ اور جب کبھی حضرت صاحب پڑا لازم دعویٰ بہوت کا جواب ان کو دینا پڑا تو یہی جواب یا پہلی تحریر وہ کوچھ ڈکر اگر ۱۹۰۷ء اور اس کے بعد کی تحریریوں کو لیا جائے جو میاں صاحب

کے نزدیک حضرت صاحبؑ کے تبدیل ہو کے بعضی تحریریں ہیں۔ تو ان میں بھی بجا براس خیال کا انعام
جو گا چنانچہ جب ایک عالمی کے اذالہ پر ایک شخص نے یہ اعتراض کیا کہ تجھکے جزوی بہوت اخلاقی راست
افراہامت مرحومہ کوئی حاصل ہو سکتی ہے تو پھر خلافاً نے امریعہ اور تابعین خیال الققدر کے افادہ
نے فقط بخشی اور رسول کا اطلاق اپنے اوپر کیوں نہیں کیا۔ تو اس کے جواب میں اس ساتھ تھا
کی تشبیح کرنے ہوئے اور یہ بتاتے ہوئے کہ اس اشتہار میں صاف تعبارتیں جو میں ہیں صاف تیریں
اس دعویٰ سے انکار بھی کیا ہے۔ لکھا ہے۔ امر و بیم جو اس امر اول پر منصف ہے۔ خاتم النبیین صلی اللہ
علیہ وسلم کے فیوض و برکات کا بہوت واستقرار ہے جو دوسرے نظوروں میں ظلی بہوت اور جزوی
رسالت یا پروز محمدی اس کا نام ہے۔ الحکم ۲۷ نومبر ۱۹۰۷ء اس کے بعد آیات الرحمن ہے جو
اپنے ایک معترض کے جواب میں لکھی ہے صفحہ ۱۸۸ پر یہ لفظ لکھے ہیں کہ تجھکے خود بہ جب اقرار آپ کے
بہوت کی تشبیح کاملہ اور ناقصہ حضرت اقدس نے بیان فرمادی ہے تو پھر فرمائیے کہ اب آپ کا کیا
اعترض ہے۔ پھر اس سے بھی پچھہ ۱۹۰۹ء میں ستہ ضروری میں جو مبارکہ رام پور کے متعلق ہے۔
صفحہ ۹۷ پر لکھا ہے۔ بندریعہ اتباع اخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستے تائید دین اسلام عند الفرقہ
بنی جزوی تاریخ بہوت کلیکے طفیلی آسکتا ہے۔ اور پھر صفحہ ۱۹۰۹ء پر لکھا ہے۔ ایسا عصیار بجز
شخص کے جو اشد تعالیٰ کی طرف سے مبوقٹ و نامور ہو کر آیا ہوا اور اس کو خوب ہائے انسانی دستے کئے
ہوں جس کو دوسرے نظوروں یہی جزوی بھی ہم کہتے ہیں یعنی کثرت سے الہامات و مکالمات ہوئے
ہوں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ پھر اکتوبر ۱۹۱۳ء تجیزہ الاذمان میں جس کے اٹیٹیں میاں صاحب تھے
”امامت محبیہ میں بہوت“ کے عنوان سے سید صاحب بوصوف کامضیون نکلا ہے جس میں لکھا ہے۔
”پس اہمیت کی مشیگویاں واسطے تائید اسلام کے بہوت کے ہی وزیریہ سے دی جائیں گی اور یہ بہوت
غیر تشوییہ ہے یا بہوت جزوی دوسرے نظوروں میں کہو۔ قرآن مجید کی متعدد آیات اس بہوت بخشی
ہمیشہ کو ظھری طور پر ثابت کر رہی ہیں“ اور اسی کے حاشیے میں ہے۔ ان تینوں حدیثوں سے حضرت
امقدس کا دعویٰ بہوت جزوی ثابت ہوتا ہے۔

اس سے بعد مرزا خاں صاحب صحفہ حصل صحفی جود و بانہ ۱۹۱۳ء میں بھی ہے۔ کتاب کو
یوں شروع کرتے ہیں۔ ”ما بعد واضح ہو کہ جبکے محبوب بجا نی مرسل بینواٹی حضرت مرزا غلام احمد صاحب“

قاؤنیانی نے مجدد محدث - جہنمکی فسخ ہوئے کا دعویٰ کیا ہے۔ عوام کا لفاظ میں ایک شوہر
بپا ہورا ہے "صفہ ۳۹۔ اور اس کتاب کی جلد و نئم میں صفحہ ۲۶ وغیرہ و حضرت صاحبؑ کے ذمہ بکا
ذکر کر رہے ہوئے ۷۔ راکتوپر ۱۸۹۱ء کا استھنا ہدیٰ والا نقل کیا ہے جس میں صحیح انکار بروت ہوئے کی
وجہ سے بیان صاحبؑ کے نزدیک فسخ ہے اور ایسا ہی اولاد ہام کی عبارتیں نقل کی ہیں جن میں صفت
بروت سے انکار اور مجیدتیت کا اقرار ہے ۸۔

میر محمد سعید صاحب حیدر آبادی نے کتاب اوزار افسوس ۱۹۱۴ء میں مولوی اوزار افسوس حیدر آبادی
کے جواب میں لکھی ہے جس میں ذیل کی عبارتیں موجود ہیں ۹۔ اگر کلمتہ چین صاحب کی مراد بیان دعویٰ
بروت و رسالت تشریحی ہے تو یہ شخص افتراء ہے کیونکہ حضرت مزا صاحبؑ نے توضیح مرام میں لکھا ہے
واما النبیع الی تامة کاملة جامعۃ نکایات الوہی فقد امنا بالقطع اعہام من یوم نزل فیہ
ماکان میمِ ابی احد من دجالکم و لکن دسول اللہ و خاتم النبیین ۱۰۔ ان حضرت مزا صاحبؑ
محور ہوئے کا دعویٰ کیا ہے اور محدث کی تعریف جو احادیث صحیح بخاری و میزو سے ثابت ہوئی تھی ۱۱
وہ ایک فتنم کی جزوی برتوت اول طفیلی زنگ کی ہوتی ہے جو ہر ایک محدث اُمّتی کی عطا
ہوتی ہے صفحہ ۲۷۔ ۱۲۔ تعارض حضرت مزا صاحبؑ نے صرف محدث ہوئے کا دعویٰ کیا ہے بنی یهودی
ہوئے کا جو خاتم النبیین کے منافی اور لابنی بعدی کے خلاف ہو جس میں متفاوت بسبب واقع ہوئے نہ
ستحت لائے نفعی چن کے ایسا کالی ہے ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ اسی کے آخزیں ہے۔ پس محدث کو
مجاز اُتبی کرہ سکتے ہیں نہ حقیقتہ ۲۱۔ صفحہ ۲۹

مولوی سرور شاہ صاحب ۱۹۱۴ء فرمدی کا استھنے کے درمیں کسی مخالف کے احتراض کا جواب زیر
عنوان "لفظی بیان مجدد کا استھنال" لکھتے ہیں لفظی بیان کے معنی اپنے صدر دوں کے لحاظ سے وہیں اول
اپنے خدا سے اخبار غنیب پائے والا۔ دویم عالی رتبہ شخص جس شخص کو امّتی تعالیٰ کی تشریف مکالہ
سے متاذکرے اور غنیب کی خبروں پر سلطخ کرے وہ بنی ہے۔ اس زنگ میں میرے نزدیک تمام محدثین
سابق مختلف مدارج کے انبیاء اور ہرے ہیں ۲۲۔

حقیقی محمد صادق اخبار بدیر میں مولوی شبلی مرعوم سے اپنی ملاقات کا قصہ لکھتے ہوئے لکھتے ہیں ۲۳۔
شبلی نے دیافت کیا کہ ہم لوگ مزا صاحبؑ کو بنی اسرائیل میں نے عنصرن کیا ہاڑا عقیدہ اس محال میں

میگر سلاوون کی طرح ہے کہ آنحضرت خاتم النبیین میں اپکے بعد کوئی دوسرا نبی آنے والا نہیں زینا
اور نہ پڑانا۔ پدر جلد ۱۹۱۷ء میں اتنی ختم بیوت کی تھی۔

۵۷۶

مولوی عمر الدین شلیوی میان صاحب کی مریدی کے بعد ۱۹۱۷ء میں اتنی ختم بیوت کی تھی۔
شارع کرتے ہیں جس میں نظر وہ حجاجات انکار بیوت ہو گو دیں جن کو اچ منج کہا جاتا ہے۔ بلکہ وہ پنا
حیثیت بھی صفو۔ ۲۱ پر بدین الفاظ ظاہر کیا ہے: نبی لفضل اور نبی بالقوۃ میں صرف منصب کافر ہو دنہ
دو فوں میں کمالات کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اور مدحت کو جب بھی کہیں گے تو لحاظ کمالات کے بھی
کہیں گے اور حضرت مذا اصحاب نبی اہنی محنوں میں بیوت کا دعویٰ کیا ہے۔۔۔۔۔ اگر سدا باب بیوت شہوتا تو
حدوث دیسے ہی بھی ہو جاتے جیسے پلے تشریعی بھی تھے اس لئے سدا باب بیوت کو کہا دعویٰ بیوت سے انہار
گزائی منی رکھتا ہو۔ کیلیں تشریعی بیوت کا دعویٰ نہیں ہوں جو ختم بیوت کے خلاف ہے۔ ہاں محض
ہوں جو بالظہورہ بھی ہوتا ہے۔

سب سے آخر بر قائم علی صاحب کی کتاب دین الحق قابل توجہ ہو جو ۱۹۱۷ء میں طبع ہوئی اور جس میں
انوار اولام و فیروزہ کشیکے وہ تمام حجاجات بتفصیل درج کئے گئے ہیں جو اچ میان صاحب کے فتویٰ کے خلاف
روایتیں پھیلنے کے قابل میں جن میں صاف انکار بیوت ہو۔ اور اس کتاب کے ذریعے سے پہلک کو یہ
یقین دلایا گیا کہ حضرت مسیح موعود کا دعویٰ بیوت ہرگز نہ تھا۔ اگر جماعت میں سے کسی شخص کے دعویٰم
و گمان میں بھی یہ حجاجات منسخ تھے۔ تو اس قسم تکمیل نہ کیوں نہ باندھوں۔ اور اچ اس کتاب کی
اشاعت کو کیوں دبایا جاتا ہے۔

یہ ایمان اسٹرنیشن کی تحریروں سے جاوے دئے ہیں جو سب سے میان صاحب کی بیویت میں
دخل ہو چکے ہوئے ہیں۔ مگر جن میں سے اول الذکر دہبزگوں سے مشجاعت ایمانی سے کام لیکر میان حق
کے عقایم کی طلبی کا اعلان کیا ہے۔ اور ان کی جماعت سے الگ ہو کر ہمارے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔
کاش دوسرے بھی خورکیں اور احقاق حق اور الطالب جمل کی روح اپنے اندر پیدا کریں۔ ان تمام تحریریں
میں لفظ محض جزوی بھی ناقص نبی حضرت مسیح موعود کے متلوں میں سے دیکھ رکھیں۔ مگر برابر
استعمال ہونے والے ہی جس ہو رہے ہیں کی طرح ثابت ہو کہ الگ بھی لفظ بنی حضرت صاحب کے متلوں کی سیاست
پسے جائزی نہیں ہی کیا اور ساری جماعت اپکو محض اور بھی خوشی بھی تھی۔ نکچہ اور دو ماخینا الالمان غیر خارکار میں